سرکاری رپورٹ

چودھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 27 جون 1996ء بمطابق 10 صفر المظفر 1417 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۹
۴۔	قرارداد نمبر ۸۹ منجانب مولانا عبدالواسع (قرارداد منظور ہوئی)	۱۰
۵۔	قرارداد نمبر ۹۱ منجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ (منظور ہوئی)	۱۳

جلد چودھواں

شمارہ نہم

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2 جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج واقاف زکوۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناءاللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈواسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔	میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔	مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔	مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔	سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔	مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 27 جون 1996ء بمطابق 10 صفرالمظفر 1417 ہجری
بروز جمعرات بوقت ساڑھے گیارہ بجے تیس منٹ (قبل دوپہر)
زیر صدارت جناب ارجن داس بگٹی ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ
میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۝ هُدًی وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ.

ترجمہ :- یہ اس کتاب یعنی قرآن' کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت و دانش کی باتیں ہیں۔ نیکوں کار جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیئے یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر : سردار سترام سنگھ صاحب اپنا سوال 358 دریافت فرمائیں۔

X . 358- سردار سترام سنگھ ڈومکی : کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہی کہ بیسک ہیلتھ یونٹ (B-H-U) خیرواہ تحصیل لہڑی میں عرصہ گزشتہ چار پانچ سالوں سے میڈیکل آفیسر نہیں ہے جبکہ میڈیکل آفیسر کے لئے بنگلہ ہونے کے علاوہ وہاں ٹیلی فون، پانی، بجلی، مڈل اسکول اور ٹرانسپورٹ جیسی بنیادی سہولتیں موجود ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت مذکورہ سینٹر میں فوری طور پر میڈیکل آفیسر تعنیات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر صحت) : اس ضمن میں تحریر ہے کہ یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت خیرواہ لہڑی میں میڈیکل آفیسر کی آسامی کافی عرصے سے خالی ہے۔ حکومت کی طرف سے ہر سال محدود تعداد میں آسامیوں کی منظور دی جاتی ہے۔ اور پہلے بڑی جگہوں پر تعیناتی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم اب محکمہ صحت میں نئی بھرتی جلد عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جس پر اس ضلع سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر تعینات کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر358 کا کوئی ضمنی سوال ہے تو جناب سترام سنگھ دریافت فرمائیں۔

سردار سترام سنگھ (ضمنی سوالات) : جناب اس بی ایچ یو کو دس سال ہو چکے ہیں۔ اب بھی منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اگر اس ضلع میں کوئی ڈاکٹر آئے گا تو دیں گے۔ اگر دس سال تک کوئی ڈاکٹر نہ آئے تو وہ نہیں دیں گے۔؟

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر صحت) : سردار سترام سنگھ صاحب میرے خیال میں آپ بلوچستان میں نہیں رہتے ہیں۔ انڈیا سے آئے ہیں۔ اگر آپ بلوچستان میں رہتے ہیں تو یہ آپ کو سب معلوم ہے کہ ہم یہاں دیکھ رہے ہیں ہمارے ڈاکٹر صاحب کے جو حالات ہیں یہ اس بیسک ہیلتھ یونٹ کے لئے ڈاکٹر ہوگا مگر وہاں گیا نہیں ہوا یہ میں مانتا ہوں کہ ڈاکٹر جو ہیں اپنے فرائض جو ہیں وہ پورے نہیں کرتے اور ڈیوٹی پر نہیں جاتے ہیں۔ اس پر ہم لگے ہوئے ہیں کارروائی کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ان کو کچھ دیر تو لگے گی آپ کو ڈاکٹر مل جائیں گے۔

سردار سترام سنگھ : جناب کب تک اپوائنٹ کریں گے۔

سردار محمد طاہر خان لونی : آپ ڈاکٹر سلیکٹ کریں۔ ہم آپ کے لئے اپوائنٹ کر دیں گے۔ آپ میرے دفتر میں آجائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلا سوال سردار سترام سنگھ ڈوکی کا ہے۔

359.X- سردار سترام سنگھ ڈوکی : کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیسک ہیلتھ یونٹ (B-H-U) خیر واہ میں ایک ایل ایچ وی کی تقرری ہوئی ہے۔ لیکن مذکورہ ایل ایچ وی عرصہ دراز سے کوہلو میں اٹیچ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ خیر واہ کی آبادی چھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور وہاں پانی، بجلی، ٹیلی فون مڈل اسکول اور ٹرانسپورٹ جیسی بنیادی سہولیات بھی میسر ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت مذکورہ ایل ایچ وی کی یہ غیر قانونی اٹیچمنٹ فوری طور پر ختم کر کے مذکورہ سینٹر

میں تعینات کرنی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے ؟

وزیر صحت : اس ضمن میں تحریر ہے کہ بنیادی مرکزی صحت (B-H-U) خیرواہ میں کسی ایل ایچ وی فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن کی تعیناتی نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں تحریر کہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر/ فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن زیر تربیت ہیں۔ جوں ہی فارغ التحصیل ہوں گی۔ ان کی تعیناتی بطور ایل ' ایچ وی' E.M.T'L.H.V مذکورہ مرکز صحت میں عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر 359 پر اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو سترام سنگھ ڈومکی صاحب دریافت فرمائیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) : جناب اس سوال کا جواب موجود ہے اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو ممبر صاحب دریافت فرمائیں۔

سردار سترام سنگھ ڈومکی : جناب اسپیکر ضمنی سوال جناب یہاں وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ لیڈی ایچ وی۔ میڈیکل کی تعیناتی نہیں ہوئی ہے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے وہاں پر تعیناتی ہوئی ہے۔ اس کو ڈی ایچ او کو کوہلو میں اٹیچ کیا ہوا ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) : اس کو میں دیکھو گا۔ آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ مجھے پتہ نہیں۔ اگر وہاں اٹیچمنٹ ہے تو میں کینسل کر کے بھیج دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلا سوال بھی سردار سترام سنگھ صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔

360- سردار سترام سنگھ ڈومکی :

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیسک ہیلتھ یونٹ (B-H-U) ٹھوڑی براہانی میں

عرصہ گزشتہ آٹھ سالوں سے کوئی میڈیکل آفیسر نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سینٹر میں یکے بعد دیگرے دو میڈیکل آفیسروں کی تعیناتی کے آرڈر ہوگئے ہیں لیکن دس بارہ دن رہنے کے بعد یہ میڈیکل آفیسر وہاں سے چلے گئے ہیں جبکہ میڈیکل آفیسر کے لئے بنگلہ موجود ہونے کے علاوہ وہاں بجلی' پانی' ٹیلی فون اور ٹرانسپورٹ کی سہولتیں بھی میسر ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سینٹر میں ایک ایل ایچ وی کی تعیناتی کا آرڈر بھی عرصہ ایک سال سے ہوچکا ہے لیکن مذکورہ ایل ایچ وی کولپور میں اٹیچ ہے اور تنخواہ لے رہی ہے۔

(د) اگر جزو (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز کیا حکومت مذکورہ سینٹر میں ایک میڈیکل آفیسر اور ایک ایل ایچ وی کو فوری طور پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر صحت :

الف) جی ہاں

ب) ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے مذکورہ سینٹر میں کوئی ڈاکٹر تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ ضلعی ناظم صحت بولان نے مس عابدہ اشرف ایل ایچ وی کو ٹھیڈی براہمانی کی آسامی کے برخلاف سول ڈسپنسری کولپور میں تعینات کیا تھا لیکن بعد ازاں اس کی عارضی تعیناتی منسوخ کردی گئی اور اسے ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی اصل جائے تعیناتی پر حاضر ہوجائے لیکن موصوفہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہے۔ نیز اس کی تنخواہ تا حکم ثانی روک دی گئی ہے اور تاحال یہ مسئلہ زیر تصفیہ ہے۔

د) محکمہ ہذا کو حال ہی میں ستاون (57) نئے ڈاکٹروں کی تعیناتی کے سفارش

بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے موصول ہوئی ہے جونہی ان ڈاکٹروں کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی تو (B-H-U) براہمانی ٹھیڑی میں ڈاکٹر کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر360 کا کوئی ضمنی سوال ہے تو سردار سترام سنگھ صاحب دریافت فرمائیں۔

سردار سترام سنگھ ڈومکی : جناب یہاں بھی آٹھ سال سے میڈیکل آفیسر نہیں ہے یہ بھی وہی مسئلہ ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی : (وزیر صحت) میرے خیال میں میڈیکل آفیسر ہے ان ڈسپنسریوں اور بی ایچ یو میں ان کی غیر حاضری تو ہے انشاء اللہ ہم بندوبست کریں گے وقت تو لگے گا انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے یہ صورت حال ٹھیک ہوجائے گا آپ تھوڑا صبر سے کام لیں۔ یہ بڑا مشکل کام ہے کسی کو صحیح رستے پر لانا۔ یہ کام کڑوا ہوتا ہے اور ہروقت تلخی ہوتی ہے اس پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمب387 مولانا عبدالواسع دریافت فرمائیں۔

387- مولانا عبدالواسع

کیا وزیر صنعت و حرفت ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اسمال انڈسٹریز میں تقریبا 37 لاکھ روپے کا غبن (Embazzlement) کا انکشاف ہوا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس میں ملوث افراد کے نام بمعہ تفصیل مالیت غبن نیز صوبائی حکومت کی جانب سے کی گئی کارروائی کی تفصیل بھی دی جائے؟

نواب زادہ لشکری خان رئیسانی :

وزیر صنعت و حرفت

(الف) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔

(ب) صحیح صورت حال یہ ہے کہ مالی سال 93-1992ء کے اختتام پر سیلز شاپ کراچی میں اسٹاک کی سالانہ ویری فیکشن کے دوران تقریباً مبلغ (18) اٹھارہ لاکھ روپے کے مالیاتی سامان کی کمی پائی گئی ابتدائی تحقیقات کے دوران سیلز منیجر انچارج نے بتایا کہ تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے کا سامان انہوں نے کراچی میں مختلف فرموں کو برائے فروخت دیا ہوا ہے جبکہ بقیہ سامان جو کہ گزشتہ تقریباً پندرہ سالوں کا جمع شدہ ہے کیڑا لگنے اور ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے بے کار ہوگیا ہے اور اسٹاک ویری فیکشن کے وقت حساب میں شامل نہیں کیا گیا۔ معاملہ کی چھان بین اور صحیح صورت حال معلوم کرنے اور مطلوب احمد سیلز منیجر انچارج کے خلاف لاپرواہی کے الزامات پر جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کی منظوری سے ایک سہ رکنی تحقیقاتی کمیٹی پہلے ہی تشکیل دی جا چکی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر387 مولانا عبدالواسع صاحب کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر یہاں اس بارے میں مشرق اخبار کا ایک بیان ہے تو اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ کر سناؤں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : محکمہ سمال انڈسٹری بلوچستان میں 37 لاکھ روپے کا انکشاف ہوا ہے سمال انڈسٹری کے ذرائع کے مطابق یہ رقم محکمہ سمال انڈسٹری میں قائم دکانوں میں خورد برد کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق اس خورد برد کی تحقیقات کے لئے صوبائی حکومت نے ادارے کے ایک افسر مطلوب حسین کی سربراہی میں کمیٹی قائم کردی ہے۔ کراچی میں ان دکانوں کے منیجر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان کے کئی وزراء اور اعلیٰ افسران دکانوں سے قالین اور قیمتی اشیا لے گئے ہیں جس کی وجہ سے اس ادارے کو اتنا خسارا ہوا ہے۔ تو جناب اسپیکر اخبار کے اس بیان اور یہاں کے

جواب میں کافی تضاد ہے یہاں 37 لاکھ روپے لکھا ہے۔ اور جناب اسپیکر سوال کے جواب میں 18 لاکھ روپے ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر 18 لاکھ کے بعد تین لاکھ روپے پر آگئے ہیں تو جناب اسپیکر غبن تو اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایوان کو صحیح حال نہ بتانے سے یہاں تو 37 لاکھ روپے لکھا ہے پھر ایک جگہ تین لاکھ ظاہر کیا ہے غبن تو خفیہ ہوتا ہے ایسا تو نہیں ہوتا ہے کہ کوئی پیسے پر ملا اٹھا کر جیب میں ڈال لے۔ غبن کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے۔ وزیر صاحب اس کی کوئی وضاحت کرسکتے ہیں تو کریں۔

نوابزادہ لشکری خان رئیسانی : (وزیر صنعت) جناب مولانا صاحب یہ پہلے 1992-93ء کا مسئلہ ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک اخباری خبر میں اور ہمارے محکمہ کا تو اخبار نہیں ہم اخباری خبر کے ذمہ دار تو نہیں۔ انہوں نے اخبار والوں نے خبر لگایا ہے گو کہ اس سلسلے میں ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے تشکیل دی ہے یہ اپنی رپورٹ پیش کردے گی۔ دو مہینے کی معیاد ہے یہ پرانا مسئلہ ہے ابھی کا نیا نہیں ہے۔

مولانا عبدالواسع : جناب ہم اخباری بیان کے تو ذمہ دار نہیں ہیں لیکن اس وقت آپ کے محکمے کو ان کی تردید کرنی چاہئے تھی۔ تو جناب اسپیکر جب یہ تردید نہیں کیا گیا ہے تو غبن کے لئے ہمیں معلومات اور عوام کو معلومات اخبار کے ذریعے میں ہوسکتی ہے اور جب وہ غبن کرتے ہیں۔

نوابزادہ لشکری خان رئیسانی : (وزیر) مولانا صاحب ایک کمیٹی بنائی گئی ہے دو مہینے میں اپنا جواب دے دے گا۔

مولانا عبدالواسع : جناب غبن تو ہوچکا ہے انہوں نے پہلے تسلیم کرلیا ہے کمیٹی تو بنایا گیا ہے ٹھیک ہے اب یہ بتائیں کہ تحقیقات کہاں تک ہوئی ہے اور قائد ایوان کی رپورٹ ان کے سامنے آئی ہے یا نہیں آئی ہے تو یہ ایوان کو بتانا ہے۔

نوابزادہ لشکری خان رئیسانی : (وزیر) مولانا صاحب کمیٹی بنائی گئی ہے یہ

ایک پرانا مسئلہ ہے 93-1992ء کا مسئلہ ہے اور اخباری بیان ہیں۔ اس کی تحقیقات کمیٹی کررہی ہے پھر آپ نیا سوال لائیں ہم جواب دے دیں گے۔

مولانا عبدالواسع : جناب اگر غبن نہیں ہوا ہے توکس چیز کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ یہ تو ان کے بیان میں تضاد ہے اگر غبن ہوا ہے تو یہ تحقیقات کی رپورٹ پیش کردے اگر غبن نہیں ہوا ہے توکس چیز کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی : (قائد ایوان) جناب اسپیکر انہوں نے مولانا صاحب نے اخبار مشرق کا حوالہ دیا ہے کہ وزراء صاحبان اور سیکریٹری صاحبان نے وہاں سے خریداری کی ہے اور بل وغیرہ نہیں دیئے ہیں اگر وزراء کا سیکریٹری صاحبان کا ذکر آیا تو اس کے اخبار کے حوالے سے ان کے نام دیئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر394- 393 سردار محمد اختر مینگل کی رخصت کی بنا پر اگلے اجلاس کے لئے مؤخر کئے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

مسٹر اختر حسین خاں : (سیکریٹری اسمبلی) نوابزادہ گزین مری وزیر داخلہ نے نجی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب سعید احمد ہاشمی مشیر برائے وزیر اعلیٰ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی

جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب نواب خان ترین وزیر بی ڈی اے نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(درخواست منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب عبدالحمید خان اچکزئی وزیر آبپاشی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : الحاج گل زمان کانسی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب مولانا عبدالواسع قرارداد نمبر 89 پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع : بسم اللہ الرحمن الرحیم میں قرارداد نمبر 89 پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مسلم باغ کرومائیٹ کی کانوں کو غیر مقامی افراد کو الاٹ کرنے کی بجائے مقامی افراد کو الاٹ کیا جائے کیونکہ غیر مقامی

ٹھیکیداروں کو الاٹ کرنے سے مقامی ٹھیکیداروں کا نقصان ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قرارداد یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مسلم باغ کرومائیٹ کی کانوں کو غیر مقامی افراد کو الاٹ کرنے کی بجائے مقامی افراد کو الاٹ کیا جائے کیونکہ غیر مقامی ٹھیکیداروں کو الاٹ کرنے سے مقامی ٹھیکیداروں کا نقصان ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ : جناب والا اس میں ایک ترمیم کی جائے کہ مقامی مالکان کو الاٹ کی جائے تاکہ آپس میں جھگڑے ختم ہوجائیں مقامی افراد کی بجائے مقامی مالکان ہوجائے تو بہتر ہوگا۔

مولانا عبدالواسع : جناب والا میں بھی یہی چاہتا ہوں شاید یہاں پر غلط لکھا ہے مقامی افراد کی بجائے مقامی مالکان۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اس ترمیم کے ساتھ کے مقامی مالکان کو مسلم باغ کی کرومائیٹ کی کانوں کو الاٹ کیا جائے قرارداد منظور کی جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

ملک محمد سرور خان کاکڑ : جناب اسپیکر ترمیم کے لئے دو دن پہلے نوٹس دینا پڑتا ہے لہٰذا یہ ترمیم اسمبلی قواعد و ضوابط کے خلاف ہے اگر کوئی اس قرارداد کے بارے میں ترمیم لانا چاہتا ہے تو اسے دو دن پہلے نوٹس دینا چاہئے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) : جناب والا ابھی دو گھنٹے بھی نہیں ہوتے ہیں کہ یہ قرارداد ہماری ٹیبل پر آئی ہے تو دو دن درمیان میں کہاں سے آئیں گے کل دوپہر کو ہمیں یہ دی گئی تھی آج چوبیس گھنٹے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب سرور خان صاحب اگر اسپیکر چاہے تو وہ دو دن کی

شرط ختم کرسکتا ہے ترمیم لاسکتا ہے اور منظور بھی کرسکتا ہے آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : جناب اسپیکر اگر کوئی تحریری نوٹس نہ ہو تو اسپیکر اس طرح زبانی ترمیم نہیں کرسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اسپیکر کی صوابدید ہوتی ہے آپ تشریف رکھیں۔

محمد سرور خان کاکڑ : جناب ہمیں صوابدید کی بات نہیں ہے آپ اپنے رولز پڑھیں اس میں کیا لکھا ہے اگر آپ نے اس طرح اسمبلی کو چلانا ہے تو آپ کی مرضی اگر آپ قاعدہ اور قواعد کے تحت اسمبلی چلائیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب ملک صاحب ہم نے ترمیم زبانی طور پر منظور کرلی ہے ان سے تحریری طور پر لے لیں گے۔

محمد سرور خان کاکڑ : جناب اسپیکر یہ ایک معزز ایوان ہے یہاں پر باقاعدہ کارروائی ہونی چاہئے اس طرح زبانی ترمیم منظور کرلی اور تحریری طور پر بعد میں لیں گے یہ کون سا انصاف ہے یہ کون سا قاعدہ ہے اور کون سے قاعدہ کے مطابق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : ملک صاحب آپ خود اسپیکر رہے ہیں یہ اسپیکر کی صوابدید پر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان : جناب میں ملک صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ملک صاحب کو ان لفظوں میں کیا دلچسپی ہے انہیں کیا دلچسپی ہے کہ ایک لفظ غلطی سے آگیا اگر انہوں نے ٹھیکہ لینا ہے تو اور بھی ٹھیکہ لینے کے طریقے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : جناب والا مجھے یہ بتلایا جائے کہ ان مالکان کا نام کیا ہے وہ کون لوگ ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) : جناب اسپیکر وہ چھ سو لوگ ہیں انکی اپنی زمینیں ہیں وہ انگریزوں کے زمانے سے پٹی ٹھیکہ داروں کی طرح ابھی تک چلے آرہے

ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب ملک صاحب آپ تشریف رکھیں اسپیکر نے رولنگ دے دی ہے آپ تشریف رکھیں قرارداد نمبر 91 منجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں یہ کہ ضلعی جعفر آباد کے گوٹھ پنہور میں چار سال قبل اے ڈی بی پی کی جانب سے زرعی بینک برانچ کے قیام کی منظوری دی گئی تھی اور مذکورہ برانچ کی جانب سے زرعی بینک برانچ کے قیام کی منظوری دی گئی تھی اور مذکورہ برانچ نے باقاعدہ کام کا آغاز بھی کردیا تھا لیکن اس بینک کو بغیر وجہ بتلائے چند روز کام کرنے کے بعد بند کردیا گیا ہے جس کی وجہ سے علا۔ قے کے عوام کو زرعی بینک کی سہولت سے یکسر محروم کردیا گیا ہے لٰہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ گوٹھ پنہور جس کو حال ہی میں سب تحصیل کا درجہ بھی دیا گیا ہے مذکورہ منظور شدہ زرعی بینک برانچ کو دوبارہ کھولنے کے اقدامات کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی میر ظہور حسین خان کھوسہ قرارداد پیش کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں یہ کہ ضلع جعفر آباد کے گوٹھ پنہور میں چار سال قبل اے ڈی بی پی کی جانب سے زرعی بینک برانچ کے قیام کی منظوری دی گئی تھی اور مذکورہ برانچ کی جانب سے زرعی بینک برانچ کے قیام کی منظوری دی گئی تھی اور مذکورہ برانچ نے باقاعدہ کام کا آغاز بھی کردیا تھا لیکن اس بینک کو بغیر وجہ بتلائے چند روز کام کرنے کے بعد بند کردیا گیا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے عوام کو زرعی بینک کی سہولت سے یکسر محروم کردیا گیا ہے لٰہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ گوٹھ پنہور جس کو حال ہی میں سب تحصیل کا درجہ بھی دیا گیا ہے مذکورہ منظور شدہ

زرعی بینک برانچ دوبارہ کھولنے کے اقدامات کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مشترکہ قرارداد نمبر96 منجانب سردار محمد صالح بھوتانی سید شیر جان بلوچ اور میر محمد صادق عمرانی محرکین کی غیر موجودگی کی وجہ سے مشترکہ قرارداد غیر موثر ہوگئی ہے سردار صاحب جب اسپیکر بول رہا ہو تو ممبر کو خاموش رہنا چاہیۓ جناب ڈپٹی اسپیکر اب اسمبلی کی کارروائی 30 جون بوقت 11 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی گیارہ بج کر پچاس منٹ مورخہ 30 جون 1996ء بوقت گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)